بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ ——— الفضل لاہور

ٹیلیفون ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ

لاہور

یوم یکشنبہ

۱۹ ذیقعدہ ۱۳۷۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱ /

جلد ۴۱/۶ ۔ شنبہ ۱۰ ظہور ۱۳۳۱ ہش ۔ ۱۰ اگست ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۱۸۹

مشرق وسطیٰ کے دفاعی منصوبے کے متعلق

امریکہ اور برطانیہ میں اختلافات موجود ہیں

امریکی وزیر دفاع نے تصدیق کر دی

واشنگٹن ۹ راگست :۔ امریکی وزیر دفاع نے اس امر کی تصدیق کی ہے ۔ کہ مشرق وسطیٰ کے دفاعی منصوبے کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے ہیں انہوں نے اپنے اس بیان کی وضاحت کرنے سے انکار کر دیا ۔ البتہ اتنا کہا ۔ کہ امریکہ کے نزدیک دفاعی منصوبے کے بعض پہلوؤں پر عملدرآمد سے پہلے غور کرنا نہایت ضروری ہے ۔

امریکہ کی خارجہ پالیسی تباہی کی طرف لیجا رہی ہے

واشنگٹن ۹ راگست :۔ ریپبلکن پارٹی کے امور خارجہ کے ماہر نے کہا ہے ۔ کہ امریکہ میں برسر اقتدار پارٹی کی خارجہ پالیسی ملک کو اس تیزی سے تباہی کی طرف لے جا رہی ہے ۔ کہ قومی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی ۔ یہ اسی پالیسی کا نتیجہ ہے ۔ کہ دنیا میں امریکہ کے خیر خواہ اور دوست اتنے کم رہ گئے ہیں ۔ کہ اس کے دوستوں کی تعداد پہلے اتنی کبھی کم نہیں ہوئی تھی برخلاف اس کے روس ایک ایک کر کے ملکوں کو ہڑپ کرتا جا رہا ہے ۔

ڈاکٹر سنگمن ری کو ۳۰ لاکھ ووٹ زیادہ ملے

پوسان ۹ راگست :۔ جنوبی کوریا کے صدارتی انتخاب کے سلسلہ میں جو اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں ۔ ان کے مطابق ڈاکٹر سنگمن ری کو اپنے تینوں حریفوں کے مقابلے میں ۳۰ لاکھ ووٹ زیادہ ملے ہیں وہ مزید چار سال کی مدت کے لئے صدر منتخب ہوئے ہیں گذشتہ ۱۹۴۸ء میں نیشنل اسمبلی نے انہیں صدر منتخب کیا تھا ۔ پچھلے مہینے انہوں نے آئین میں ایک ترمیم منظور کی ۔ تاکہ صدر کا انتخاب براہ راست عوام خود کر سکیں آج سنگمن ری نے اپنی کامیابی پر اظہار خیال کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا ۔ میرے منتخب ہونے میں میری اپنی مرضی کا دخل نہیں ہے ۔ میں ایک معمولی شہری رہ کر ملک کی زیادہ بہتر خدمت کر سکتا ہوں ۔ میری بجائے اگر کسی نوجوان آدمی کو صدر منتخب کیا جاتا تو وہ زیادہ مفید ثابت ہوتا ۔

گورنر پنجاب لاہور تشریف لے آئے

لاہور ۹ راگست :۔ گورنر پنجاب عزت مآب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر آج صبح مری سے لاہور واپس تشریف لے آئے ۔ آپ صوبائی دارالحکومت میں ایک ہفتہ قیام کریں گے ۔ اس دوران میں آپ یوم پاکستان کی تقریب پر مارچ پاسٹ کی سلامی لیں گے ۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۹ راگست :۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو شام کے قریب ٹمپریچر ۱۰۰ تک ہو جاتا ہے ۔ عام کمزوری زیادہ ہے ۔ آج دوپہر سے سانس کی بھی قدرے تکلیف ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

نئی دنیا کولمبس کی بجائے عربوں نے معلوم کی تھی

کیپ ٹاؤن ۹ راگست :۔ جنوبی افریقہ کے ایک ماہر علم الانسان نے دعویٰ کیا ہے کہ نئی دنیا کولمبس نے نہیں ۔ بلکہ عربوں نے معلوم کی تھی ۔ اس کا کہنا ہے کہ عرب کولمبس سے ۵۰۰ برس پہلے ہی امریکہ کے براعظم تک پہنچ گئے تھے ۔

ایرانی سینیٹ نے ڈاکٹر مصدق کو آمرانہ اختیارات تفویض کرنے کا معاملہ ملتوی کر دیا

مخالفت میں ڈاکٹر مصدق کے داماد سینیٹر ایم دفتری پیش پیش ہیں !

تہران ۹ راگست :۔ ایرانی سینیٹ نے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق کو آمرانہ اختیارات تفویض کرنے کا معاملہ مزید وضاحت ہونے تک ملتوی کر دیا ہے ۔ اس سے پہلے سینیٹ نے لامحدود اختیارات دینے کی منظوری دیدی تھی ۔ آج کے اجلاس میں سینیٹ نے طے کیا ۔ کہ ۹ ممبران کا ایک وفد آج رات ڈاکٹر مصدق کے پاس بھیجا جائے ۔ جو معلوم کرے ۔ کہ عام نظم و نسق اور قانون سازی کے معاملات میں وہ لامحدود اختیارات کا مطالبہ کیوں کر رہے ہیں ۔ جو سینیٹر اس مطالبہ کی مخالفت کر رہے ہیں ۔ ان میں ڈاکٹر مصدق کے داماد سینیٹر ایم دفتری پیش پیش ہیں ان کا کہنا ہے ۔ کہ یہ مطالبہ آمرانہ اور غیر آئینی ہے ۔

اگر سیاسی جماعتوں کو ناپسندیدہ عناصر سے پاک نہ کیا گیا تو مصر میں فوجی ڈکٹیٹرشپ قائم کرنی پڑے گی !

پارٹیوں میں تطہیر کی موجودہ مہم تسلی بخش نہیں ہے ۔ ملک کے تمام قائدین کو جنرل نجیب کا انتباہ

قاہرہ ۹ راگست :۔ مصر میں فوجی انقلاب کے لیڈر جنرل نجیب نے تمام سیاسی قائدین کو خبردار کیا ہے کہ اگر انہوں نے سیاسی جماعتوں کو ناپسندیدہ عناصر سے پاک نہ کیا تو ملک میں فوجی ڈکٹیٹرشپ قائم کرنی ناگزیر ہو جائے گی ۔ آج انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے ۔ کہ پارٹیوں کی موجودہ تطہیر سے میں مطمئن نہیں ہوں ۔ بے شک بعض پارٹیوں نے ناپسندیدہ ممبران کو اپنی اپنی پارٹی سے خارج کیا ہے لیکن ابھی تک بدعنوان قسم کے لوگ پارٹیوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں ۔ اور وہ نہیں چھوا تک نہیں گیا ہے ۔ مصر سے برطانوی فوجوں کے انخلاء کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا ۔ اس معاملہ میں بہر گز نہیں جھکوں گا ۔ فوجیں رکھنے پر برطانیہ کا اصرار خود اس کے اپنے مفاد کے منافی ہے ۔

نیوزی لینڈ کا بیلونا جہاز کراچی پہنچ گیا

کراچی ۹ راگست :۔ نیوزی لینڈ کا بیلونا جہاز خیر سگالی کے سات روزہ دورے پر آج کراچی پہنچ گیا جس میں ۵۵۰ ملاح اور افسر سوار ہیں ۔ یہ جہاز نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم کی طرف سے الحاج خواجہ ناظم الدین کے نام ایک خاص پیغام لیکر آیا ہے جہاز کے اعلیٰ افسروں نے آج گورنر جنرل ملک غلام محمد پاکستانی بحری بیڑے کے کمانڈر انچیف ریئر ایڈمرل جیفرڈ اور کراچی کے ہائی کمشنر مسٹر اے ۔ ڈی نقوی سے ملاقات کی ۔

عرب ملکوں کے اعلیٰ فوجی افسروں کی کانفرنس

قاہرہ ۹ راگست :۔ اس مہینے کی ۲۳ تاریخ کو یہاں عرب ملکوں کے اعلیٰ فوجی افسروں کی ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے ۔ جس میں اجتماعی تحفظ کے معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں ایک مشترکہ دفاعی کونسل قائم کی جائے گی ۔ اجتماعی تحفظ کے معاہدے کو اب تک عرب لیگ کے سات ممبر ملک منظور کر چکے ہیں ۔ آج اس معاہدے کے متعلق جنرل نجیب نے عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبد الرحمٰن عزام پاشا سے بات چیت کی ۔ جنرل نجیب نے اس معاہدے کی منظوری پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ۔ کہ آگے چل کر اس کی وجہ سے ایک بڑا دفاعی نظام قائم ہو جائے گا ۔ جو امن عالم کے قیام میں بے حد ممد ثابت ہوگا ۔

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم انبیوں کے سردار رسولوں کے فخر اور مرسلوں کے سرتاج ہیں

ملفوظات بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب ہم انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں ۔ تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ و احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی ۔ (سراج منیر صفحہ ۷۲)

(تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ)

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

وکلاء۔ ڈاکٹر۔ کنٹریکٹر صاحبان! کیا آپ نے مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ماہ جولائی کی آمد کا پانچواں حصّہ مساجد بیرون فنڈ میں ادا فرما دیا ہے؟

اعلان معافی

چوہدری نذیر احمد صاحب دیہاتی مبلغ ساکن نانو ڈوگر والہ مدرس شاکے بھٹی۔ ڈاک خانہ مانگہ ضلع لاہور کو بغیر اجازت اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر ہونے کی وجہ سے اخراج از جماعت ومقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ اب ان کی درخواست معافی و اظہار ندامت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کو معاف فرما دیا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

ناظر امور عامہ ربوہ

ٹریکٹ التبلیغ منگوائیں

ٹریکٹ التبلیغ مورخہ ۲۱ جولائی "جو خاتم النبیین کا منکر ہے وہ یقیناً اسلام سے باہر ہے" جماعتوں کو برائے تقسیم بھجوایا جا چکا ہے۔ جن جماعتوں کو مزید ضرورت ہو۔ مطلوبہ تعداد سے فوری طور پر اطلاع دے کر منگوا لیں۔ اور اگر کسی جماعت کو نہ ملا ہو۔ تو وہ بھی ہمیں اطلاع دیں۔

(مینیجر التبلیغ صیغہ نشر و اشاعت ربوہ)

ضروری اطلاع

مولانا ابو العطاء صاحب قائد تبلیغ مرکزیہ مجلس انصار اللہ کراچی تشریف لا رہے ہیں۔ وہ تنظیم انصار کے متعلق کراچی میں مرکز کی طرف سے نمائندگی کریں گے۔ اور تنظیم انصار کے متعلق معائنہ اور اراکین اور عہدہ داران انصار کو ان کے فرائض منصبی سے آگاہ کر کے مناسب ہدایات بھی دیں گے۔

(صدر انصار اللہ مرکزیہ)

سید محمد داؤد صاحب کلرک نظارت علیا کہاں ہیں؟

سید محمد داؤد صاحب کلرک نظارت علیا مورخہ ۲۴/۷/۵۲ کو دفتر سے ایک ہفتہ کی رخصت لے کر گئے تھے۔ ان کی حاضری مورخہ ۲/۸/۵۲ کو واجب تھی۔ لیکن وہ اس تاریخ سے دفتر سے غیر حاضر ہیں۔ بذریعہ اعلان ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ فوراً حاضر دفتر ہو کر اطلاع دیں۔ ورنہ ان کو علیحدہ کر دیا جائے گا۔ اور ان کے متعلق محکمانہ کارروائی کی جائیگی

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

سیکرٹریان تبلیغ

صدران و سیکرٹریان تبلیغ مہربانی فرما کر اپنی اپنی جماعت کی ماہوار تبلیغی کارگزاری (بابت ماہ جولائی) کی رپورٹ ۱۵ اگست سے پہلے پہلے دفتر ہذا میں بھیجکر ممنون فرمائیں

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ضروری اطلاع:۔ دفتر ہذا پر کسی ایسی رقم کی ذمہ داری نہ ہوگی جس کے لئے دفتر ہذا کی مطبوعہ رسید حاصل نہ کی گئی ہو۔ یا منی آرڈر کی صورت میں مینیجر کی مہر اور دستخط نہ ہوں۔ (مینیجر الفضل)

خط وکتابت کرتے وقت

اور منی آرڈر کے کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر پرچٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں
بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے۔ منیجر الفضل

— بقیہ لیڈر صفحہ ۳ —

احراری مولویوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ ذرا "کوثر" اور "تسنیم" کے صفحات سے گزر جائیے سوائے ارباب حکومت کو گالیوں اور طعنوں کے آپ کچھ نہیں پائیں گے۔ ان کو دیکھ کر ہمیں شرفاء کے حقوق احساس کی داد دینی پڑتی ہے ‌‌*

تعجب ہے

احراری اخبار "آزاد" کی ایک خبر ملاحظہ ہو

لاہور ۵ راگست۔ آل مسلم پارٹیز کنونشن پنجاب کی مجلس عمل کا ایک اجلاس حضرت مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا سب سے پہلے مجلس عمل کا نصب العین اور مجلس کے کام کو چلانے کے لئے ضروری قواعد مرتب کئے گئے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل عہدے منتخب کئے گئے (۱) صدر حضرت مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد صاحب (۲) نائب صدر حضرت مولانا امین احسن اصلاحی (۳) ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سید محمد داؤد صاحب غزنوی (۴) ناظم سید مظفر علی شاہ صاحب شمسی (۵) خازن (حضرت مولانا) پاکستان انڈسٹریل کوآپریٹو بنک لاہور۔

اس کے بعد کچھ قراردادیں پاس ہوئیں۔

آل مسلم پارٹیز کنونشن پنجاب میں بقول "آزاد" "تسنیم" اور "زمیندار" چار پانچ سو علماء شامل ہوتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ان علماء میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا۔ جس کو خازن بنایا جاتا۔ کیا کوئی مولوی صاحب ایسے نہیں تھے جن پر روپیہ پیسہ کے معاملہ میں اعتماد کیا جاتا؟ تعجب ہے۔

روم جل رہا ہے

جریدہ "صدائے لیاقت" ہفت روزہ کے "گشتی سفیر" اشاعت ۸ راگست ۱۹۵۲ء میں لکھتے ہیں:۔

میں اس وقت اوکاڑہ میں تھا میں نے چک ۲۳۲ ج۔ب ضلع جھنگ کا دردناک واقعہ "ایڈیٹر نوائے وقت" کے قلم سے لکھے ہوئے چشم دید حالات پڑھے۔ تو میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ میں اپنا فرض سمجھتا ہوا لاہور آیا۔ اور مولانا اختر علی خان کو ٹیلیفون کیا۔ وقت غالباً نو کا تھا۔ مولانا فرماتے ہیں کہ ۱ بجے دفتر میں تشریف لائیے۔

آپ کو پی۔ این۔ اے۔ سی کی طرف سے بھیجدیا جائے گا۔ آپ سے پہلے یہ معاملہ پی۔ این۔ اے۔ سی کے زیر غور رکھنے کا خیال بھی ہے۔ خوب! روم جل رہا ہے اور نیرو بنسری بجا رہا ہے۔

نیرو! میاں اختر علی خان کو نیرو کہنا بھی خوب ہے (۱) نیرو بھی خدا پرستوں کا دشمن تھا۔ اختر علی خان بھی خدا پرستوں کا دشمن ہے (۲) نیرو نے شہر روم کو آگ لگائی تھی۔ اختر علیخان بھی تمام پاکستان میں آگ لگا رہا ہے۔ (۳) نیرو کو بھی خیال تھا کہ اس کا احتساب کرنے والا کوئی نہیں۔ اختر علی خان کو بھی کچھ ایسا ہی زعم ہے (۴)

نیرو اور اختر علی خان میں صرف ایک بڑا فرق ہے۔ نیرو فرعون باسامان تھا اور اختر علی خان فرعون بے سامان ہے۔ (۵) مگر یاد رکھنا چاہیئے

ہر فرعونے را موسیٰ

(۶) نیرو نے پھانسی سے بچنے کے لئے خودکشی کی تھی۔ کیا اختر علی خان کا بھی یہی انجام ہوگا؟ (۷) نیرو نے مرتے ہوئے کہا تھا "آج ایک بڑا فنکار دنیا سے اٹھ رہا ہے"۔ اختر علی خان بھی مرتے وقت کہے گا "آج ایک بڑا فنکار افترا دنیا سے اٹھ رہا ہے"!

خدّام کا
بارہواں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہمارا بارھواں سالانہ اجتماع ۳۰-۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر ۱۹۵۲ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع نوجوانوں کی عملی تربیت کا مظہر ہوتا ہے۔ خدام کو اس میں اپنی علمی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے خدام کو ابھی سے تیاری کرنا چاہیئے۔

اجتماع پر اخراجات کے لئے مرکز کو چار پانچ ہزار روپے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اس وقت تک مرکز میں صرف سوا صد روپیہ موصول ہوا ہے۔ زعماء اور قائدین حسب شرح چندہ اجتماع کی وصولی کر کے جلد دفتر میں بھجوا دیں۔ تاکہ دفتر کما حقہ وقت پر اشیاء خرید سکے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۱۰ اگست

استعفا اور حاسدین

کل مسئول "زمیندار" احراریوں اور مودودیوں کے گھروں میں شادیانے بجائے جا رہے تھے۔ کیونکہ انہیں خبر ملی تھی کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے ان کے بیہودہ لغو اور معاندانہ پروپیگنڈے سے ڈر کر استعفا داخل کر دیا ہے۔ خبر کو گھڑنے اور نشر کرنے والا بھی انہی کی طرح کا ایک غیر ذمہ وار کراچی کا اخبار تھا۔ ان مفتریوں نے اس خود تراشیدہ خبر کو ہاتھوں ہاتھ ایک دوسرے تک پہونچایا۔ اور پہلے صفحہ پر جلی عنوانوں کے ساتھ شائع کی۔

کل رات کو ان کی تمام خوشیوں پر اوس پڑ گئی جب ا۔پ۔پ کی سرکاری حلقوں کی اطلاع پہونچی کہ یہ سراسر افترا ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے استعفا دے دیا ہے۔ اور یہ خبر بالکل بے بنیاد اور من گھڑت ہے۔ اور یہ بھی جھوٹ ہے کہ کیبنٹ کی کوئی میٹنگ ہوئی۔ جس میں چوہدری صاحب شامل نہیں ہوئے۔

اپنے جھوٹ کو عوام سے چھپانے کے لئے "تسنیم" مودودیوں کے صالح ترجمان نے اس خبر کو اس طرح شائع کیا ہے کہ کسی کو خبر نہ ہو سکے۔ اور "زمیندار" نے شائد شائع ہی نہیں کیا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ زخرف القول کو کس طرح اچک لیتے ہیں۔ اور صداقت کو کس طرح چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر مسلمانی اور صالحیت یہی ہے تو دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے۔

ہمیں ذاتی طور پر اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ ہیں یا نہ رہیں۔ چوہدری ظفر اللہ خان کو قائد اعظم نے خود بلا کر یہ عہدہ تفویض کیا تھا۔ چوہدری صاحب اپنے ایک حالیہ بیان میں اس امر کی وضاحت کر چکے ہوئے ہیں کہ انہوں نے نہ انگریزوں کے عہد میں اور نہ تقسیم کے بعد کبھی خود کسی عہدے کی خواہش کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ جب کبھی ان سے استعفٰی کے لئے کہا جائیگا تو وہ فوراً استعفٰی داخل کر دیں گے۔ اس مرد مسلمان کا یہ اعلان اب بھی قائم ہے۔ مگر چند شورش پسند احراریوں مودودیوں اور "زمیندار" کے بے پیندا مسئول کے واویلہ کی نہ انہیں اور نہ کسی اور سنجیدہ مسلمان کو کچھ پرواہ ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ہوا چلتی ہے اور . . . . اگر چند سر پھرے دشمنان پاکستان کی آواز کو جو پاکستان کو پلیدستان" اور "جنت الحمقا" کہا کرتے تھے۔ اور جنہوں نے کلکتہ کا ٹکٹ خریدا تھا۔ مگر بدحواسی میں کراچی میل میں سوار ہو گئے . . . جمہور اہل پاکستان کی آواز سمجھا جا سکتا ہے۔ تو آج ہی دنیا میں اندھیر مچ جائے۔

بے شک ان شورش پسندوں نے پنجاب میں بڑا اودھم مچا رکھا ہے۔ جس سے پاکستان اپنوں اور بیگانوں کی نظر میں ذلیل ہو گیا ہے۔ لیکن اس کی ذمہ داری جتنی ان پر عائد ہوتی ہے۔ اس سے کہیں زیادہ ان پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے جانے بوجھے ان کو کھلا چھوڑ رکھا ہے۔ اور ان کے منہ میں ابھی تک لگام نہیں دی گئی۔

حکومت جب تک ان جرائد کے منہ میں لگام نہ دے گی۔ جو چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور مسلمانوں کی جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹی خبریں شائع کر کے ملک میں انتشار پھیلا رہے ہیں۔ اس وقت تک یہاں امن وسکون کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ ایک طرف آگ لگانے کی عام اجازت اور دوسری طرف اسکو بجھانے کی کوشش عاقلانہ طرز عمل نہیں۔ اگر ساری دنیا کے آگ بجھانے والے انجن جمع بھی کر لئے جائیں۔ تو پھر بھی ایسی آگ نہیں بجھ سکتی۔ جب تک آتش فشانیوں کے سوراخ بند نہیں کئے جائیں گے شعلے بھڑکتے رہیں گے۔ اور امن وسکون کا سرمایہ جلکر راکھ ہوتا رہے گا۔

مسئول "زمیندار" کا نیا شوشہ

مسئول "زمیندار" میاں اختر علی خان نے ۳ اور ۴ اگست ۱۹۵۲ء کے "زمیندار" میں ایک خبر شائع کی ہے۔ کہ پہلے تو وہ خود تنہا خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان سے ملا۔ اور پھر ایک وفد کے راہنما کے طور پر ملا۔ اور ان ملاقاتوں میں خواجہ صاحب سے جماعت احمدیہ کے متعلق فیصلہ کرنے کے مطالبات کئے۔ کہ (۱) احمدیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ (۲) ظفر اللہ خان کو وزارت سے الگ کر دیا جائے (۳) کلیدی اسامیوں پر متمکن احمدیوں کے اعداد وشمار شائع کئے جائیں (۴) ربوہ کی اراضیات احمدیوں سے واپس لی جائیں۔ خواجہ صاحب نے اس کے جواب میں بقول اختر علی خان فرمایا۔

"۱۴ اگست تک اپنی بنیادی حکمت عملی کا اعلان کر دیں گے۔ ۱۴ اگست تک حکومت اپنے موقف کی وضاحت کر دے گی۔ مجھے امید ہے کہ یہ وضاحت ملک کی رائے عامہ کو مطمئن کر دے گی"۔

"زمیندار" ۴ اگست ۱۹۵۲ء میں یہ خبر تفصیل کے ساتھ نہائت نمایاں طور پر پہلے صفحہ پر شائع کی گئی ہے۔ جس طرح سے یہ خبر شائع کی گئی ہے۔ اس سے میاں اختر علی خان کی غرض یہ باور کرانا ہے۔ کہ خواجہ ناظم الدین نے وفد کے مندرجہ بالا مطالبات منظور کر لئے ہیں۔ اور ان کا اعلان ۱۴ اگست ۱۹۵۲ء تک کر دیا جائے گا۔ اس خبر سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ملک کا شورش پسند عنصر احمدیوں کے خلاف منافرت پھیلانے میں اور بھی دلیر ہو گیا ہے۔ اور ہر جگہ احمدیوں کی تخویف اور ترہیب کی جا رہی ہے۔ اکثر جگہوں میں احمدیوں کا بالکل بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔ دوکانداروں تک کو ڈرا دھمکا کر منع کر دیا گیا ہے۔ کہ کوئی احمدیوں کو سودا سلف نہ دے۔ بعض جگہوں میں تو احمدی فاقہ کشی تک مجبور ہو گئے ہیں۔ چوری چھپے کسی دوست یا ہمسایہ کے ذریعہ اشیاء خوردنی منگوا کر گزارہ کر رہے ہیں۔

ہمیں پورا پورا یقین ہے کہ خواجہ صاحب نے کوئی ایسی بات ہرگز نہیں کہی ہے۔ اور یہ تمام میاں اختر علی خان کی ایجاد بندہ ہے۔ اور اگر بفرض محال انہوں نے اس ضمن میں کچھ کہا بھی ہو گا تو اسکو توڑ مروڑ کر ایسی صورت دے دی گئی ہے۔ جس کی اشاعت سے غرض عمداً عوام میں غلط فہمی پھیلا کر ملک کے امن وسکون کو تباہ کرنا ہے۔ ہم خواجہ صاحب سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس طرف فوری توجہ دیں اور جو نقصان یہ عاقبت نا اندیش اخبار نویس اس طرح کر رہا ہے فوری طور پر اس کا انسداد کیا جائے۔ اور غیر مبہم الفاظ میں بتایا جائے کہ میاں اختر علی خان کی اس خبر میں کہاں تک سچائی ہے؟

ملّا۔ واعظ۔ زاہد وغیرہ اور شاعر

فارسی اور اردو شاعری میں آپ دیکھیں گے کہ ارباب دین کے خلاف مسلسل نعرۂ احتجاج بلند ہوتا چلا آیا ہے۔ شیخ۔ زاہد۔ واعظ۔ حاجی پارسا۔ صوفی۔ ملّا۔ کوئی فارسی اور اردو کا شاعر ایسا نہیں جس نے پانچ شعر لکھے ہوں۔ اور ایک نہ ایک میں ان بزرگوں کی ہجو نہ کی ہو۔

سوال یہ ہے کہ کیا یہ اتفاقی امر ہے۔ کم سے کم آٹھ نو صدیوں سے اسلامی ممالک خاص کر ایران اور اس کے بعد ہندوستان میں ان بزرگوں کو شاعر کوستے چلے آئے ہیں۔ بے شک اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ عجمی اقوام کی اسلامی تربیت کی وجہ سے اس کا آغاز ہوا ہو۔ لیکن اس وبا کی بنا محض اتنی سی بات پر نہیں ہو سکتی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ عجمی قوموں کا پیش از اسلام لٹریچر اس سے بالکل خالی ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ دیندارانہ زندگی سے فرار کی وجہ سے اس طرف رجحان ہو گیا ہو۔ اور پھر جب چل نکلا تو چل نکلا۔ مگر جس شدت کے ساتھ شاعری میں ان بزرگوں کو کوسا گیا ہے۔ اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے۔ کہ ان دیندار لوگوں کی اکثریت ریاکاری کے ساتھ ساتھ تشدد کی بھی مشق کرتی رہی ہے اور علمائے سُو حکومتوں کے سر پر سوار ہو کر علمائے حق اور دوسرے لوگوں کے خلاف سخت اقدام کرتے رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کے خلاف عام نفرت بڑھتی گئی ہے۔ اور پھر یہ نفرت اتنی بڑھ گئی۔ کہ یہ الفاظ جو دینی درجات کے اظہار کے لئے استعمال کئے گئے تھے۔ علمائے سُو کے طفیل شاعروں کے ناوک طنز وتشنیع کا ہدف بن گئے۔

ہم بچشم خود دیکھتے ہیں کہ آج کے زاہد۔ ملّا۔ شیخ۔ صوفی۔ مولوی۔ مولانا وغیرہ قسم کے بزرگ بھی کچھ ایسا ہی نمونہ دکھا رہے ہیں۔ جیسا کہ شعرائے فارسی اور اردو نے ان کی تصویر اپنے شعروں میں کھینچی ہے۔ آج بھی شاعر بغیر اپنی ضمیر کو مطعون کئے ایسے اشعار لکھتا ہے۔

واعظ ثبوت لائے جو مے کے جواز کا
اقبال کو یہ ضد ہے کہ پینا بھی چھوڑ دے — اقبال

یعنی شاعر کو واعظ سے اتنی نفرت ہو گئی ہے کہ اس کی اپنے مطلب کی بات سننا بھی گوارا نہیں

دین ملّا فی سبیل اللہ فساد — اقبال

اپنی جیبوں سے رہیں سارے نمازی ہشیار
اک بزرگ آتے ہیں مسجد میں خضر کی صورت

اور تو اور ہم پوچھتے ہیں کہ کیا موجودہ مولویوں نے آج اس سے کچھ بھی اسلامی اخلاق کی طرف ترقی کی ہے۔ مودودیوں کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

احمدیت عین اسلام ہے

(از مکرم قاضی محمد بشیر صاحب آف کوروال)

"جماعت احمدیہ کسی نئے مذہب کی پابند نہیں ہے بلکہ اسلام اسکا مذہب ہے اور اس سے ایک قدم اِدھر اُدھر ہونا وہ حرام اور موجب شقاوت خیال کرتی ہے۔ اس کا نیا نام اس کے نئے مذہب پر دلالت نہیں کرتا ہے بلکہ اس کی صرف یہ غرض ہے کہ جماعت ان دوسرے لوگوں سے جو اسی کی طرح اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔ ممتاز حیثیت میں دنیا کے سامنے پیش ہو سکے۔"

از حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ

اہل فہم و اہل نظر خوب جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ نے اسلام کی ترقی۔ بہتری اور بہبودی کے لئے کیا کیا قربانیاں کیں۔ وہ کام جو اسلامی سلطنتوں سے نہ ہو سکا بڑے بڑے رئیس۔ نواب نہ کر سکے۔ وہ کام جو روئے زمین کے کل مسلمان نہ کر سکے آج جماعت احمدیہ کے ہاتھوں ہو رہا ہے۔ اسلام کا نام اکناف عالم میں پھیلایا جا رہا ہے بلغ ما انزل ایک کے حکم کے ماتحت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی اشاعت ممالک غیر میں جاری ہے اور کوئی دن نہیں چڑھتا جبکہ جماعت احمدیہ کی خدمات کے ذریعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات پر درود بھیجنے والوں کی تعداد نہ بڑھتی ہو۔ مگر کتنی عجیب بات ہے کہ وہ جو اسلام کی زندگی کی خاطر اپنی زندگیوں کی بازی لگائے بیٹھے ہیں۔ جن کا ذرّہ ذرّہ اسلام کے رستہ میں قربان ہونے کے لئے بے تاب ہے۔ جو اسلام کی خاطر موت سے ہمکنار ہونے سے نہیں ہچکچاتے۔ وہی جن کا مقصد حیات صرف خلافتِ اسلام ہے۔ وہی احرار اور ان کے ہمنواؤں کی نظروں میں مجرم ہیں۔

احرار کا اسلام اور ان کے اعمال و افعال سے عیاں ہے ان کی تاریک اور بھیانک داستان ماضی بہت طویل ہے اور ان کی "اسلام دشمنی" اظہر من الشمس ہے۔ وہ ہمیشہ مسلمانوں کے حقیقی درد سے بے خبر رہے آج وہ پھر خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت کو مٹانے کے لئے نکلے ہیں۔ انہیں سہولتیں میسر ہیں۔ وہ آزمائے ہوئے سب حربے پھر آزما رہے ہیں۔ پرانے شکاری نئے نئے دام لے کر دنیا کے سامنے پیش ہو رہے ہیں۔ مگر ہونا وہی ہے جو ازل سے مقدر ہے وہ یقیناً ناکام رہیں گے اور ناکام جئیں گے اور ناکام مریں گے۔

اور خدا تعالیٰ کے نوشتے ان کی مخالفتوں کے باوجود پورے ہوتے چلے جائیں گے۔

کئی سال کی بات ہے کہ زعمائے احرار بڑے بلند بانگ دعاوی کے ساتھ احمدیت کے مٹانے کے لئے سٹیج پر جلوہ گر ہوئے تھے۔ انہوں نے تین سال کے اندر اندر جماعت احمدیہ کو مٹا دینے کی پیشگوئیاں کی تھیں۔ انہوں نے پچھلے دار تقریر دل سے پہلے بھی ملک کے امن کو برباد کر کے احمدیوں پر ظلم کئے تھے اور قوم کو یقین دلا دیا تھا کہ اب احمدیہ جماعت کا نام و نشان بھی نہیں رہے گا۔ مگر اپنی ناکامی و نامرادی کا رونا وہ آج تک روتے پھرتے ہیں۔ وہ ہر قریہ میں یہ منادی کرتے پھرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ طاقت ور ہوتی جاتی ہے۔ ہمیں ان سے بچاؤ کے سامان کرنے چاہئیں۔

یہ دو حال سے خالی نہیں۔ اگر ان کا بیان سچا ہے اور حقیقت میں انہیں یقین ہے کہ احمدیت پہلے سے زیادہ مضبوط ہے تو وہ یہ تو غور کریں کہ ان کی مخالفتوں اور ان کی مخاصمتوں کے باوجود اور ان کی احمدیوں کو تین سال کے اندر اندر مٹا دینے کی تعلیوں کے باوجود جماعت احمدیہ کی ترقی کی رفتار کیوں تیز ہے۔ اور اگر وہ جماعت احمدیہ کو اس لئے پبلک میں طاقت ور ظاہر کرنا چاہتے ہیں تاکہ انکی مطلب براری کے لئے آپ پراپیگنڈا کر سکیں۔ عام مسلمانوں کے جذبات کو جھوٹے اور بے بنیاد خدشات بیان کر کے اشتعال دلا سکیں اور احمدیوں پر زندگی کے سانس لینا حرام کر سکیں تو یہ ایک خطرناک قومی بددیانتی ہوگی۔

اب مخالفت کا نیا دور ہے۔ جھوٹ پر جھوٹ باندھے جا رہے ہیں اور اشتعال انگیزی اور منافرت پھیلانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا اور اب پھر احرار کو نظر آنے لگ گیا ہے کہ خدا کی یہ جماعت بہت جلد مٹ جائے گی چنانچہ اخبار "آزاد" (۳۱ جولائی ۱۹۵۲ء) میں لکھا ہے۔

"خیال ہے کہ مرزائیت اب خود بخود ختم ہو جائے گی اور احرار رہنماؤں کو اس کے استیصال کی زیادہ ضرورت بھی نہیں پڑے گی"

اور اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حالیہ بیان سے

(۱) "مرزائی صفوں میں شدید قسم کی برہمی اور ناراضگی پھیل رہی ہے۔ اس بیان کا تاثر یہ ہے کہ مرزائی دو گروہوں میں بٹ چکے ہیں"

(۲) "مرزا محمود اور ان کے چیلے چانٹے بہت گھبرا گئے ہیں وہ اس صورتِ حال سے پیدا ہونے والے نتائج کے تصور سے ہی بے حد پریشان ہیں"

احمدیوں کی صفوں میں گھبراہٹ یا ناراضگی ہوئی یا نہ ہوئی یہ تو ایک علیحدہ امر ہے اور اس دروغ بے فروغ کا علم مدیر آزاد کے سوا شاید کسی کو نہ ہو کیونکہ یہ ایجاد بندہ ہے لیکن اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ اس بیان سے مدیر "آزاد" کو گھبراہٹ ضرور ہوئی ہے۔

ہم احمدی تو یہی سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہمارا مذہب اسلام ہے۔ ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی دین دیا۔ یہی دین ہمارے لئے قرآن نے پسند کیا۔ اسی دین کی حفاظت و آبیاری کے لئے دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے اور اسی دین کی ترقی کے لئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی شب و روز ہمہ تن مشغول ہیں اور اسی دینِ اسلام کی اشاعت کے لئے ہر احمدی ہر وقت تیار ہے۔

کیا احرار یہ بتا سکتے ہیں کہ ہم نے کبھی بھی اپنے لئے اسلام کے سوا کسی کو اپنا دین اور مذہب سمجھا۔ کیا احرار اس امر سے ناواقف ہیں کہ ہم نے احمدیت کو ہمیشہ "حقیقی اسلام" سمجھا۔ کاش تم ہماری روایات پر دیانت داری سے نظر ڈالتے۔ کاش تم بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریرات کا مطالعہ کرتے۔ کاش تم ہمارے موجودہ امام کی تصنیفات اور ملفوظات پر ہی نظر ڈالتے۔ تو آج تمہیں اس بیان میں کوئی عجوبہ چیز نظر نہ آئی ہوتی۔ آج تم کو ضرور یہ احساس ہوتا کہ جماعت احمدیہ کے واضح عقائد کیا ہیں اور ان کے لئے اس اعلان میں کوئی بھی تو ایسی چیز نہیں جس پر وہ ایک لمحہ کیلئے بھی متعجب ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا وہ مشہور لیکچر جو لنڈن میں دیا گیا شائع ہی "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کے نام سے ہوا۔ امام جماعت احمدیہ نے امیر امان اللہ خاں کو ایک خط لکھا۔ اور اس میں اسے بتلایا کہ احمدیت کیا ہے۔ وہ الفاظ میں نے اس مضمون کے شروع میں درج کر لئے ہیں۔ اگر آزاد اور اس کے ہمنوا ان الفاظ کو پڑھ لیں تو انہیں یقین ہو جائے کہ ہم نے اسلام اور احمدیت کو کبھی کبھی الگ نہیں سمجھا۔ ہمارے لئے یہ دونوں مترادف الفاظ ہیں۔ ہم احمدیت کو اسلام کا غیر نہیں سمجھتے بلکہ احمدیت عین اسلام ہے۔ دنیا میں کوئی احمدی ہو ہی نہیں سکتا جب تک وہ حقیقی طور پر مسلمان نہ ہو۔ اور حقیقی مسلمان حقیقی مسلمان ہی رہے گا خواہ اس پر قانون کی تلوار چلا کر احمدی کہلانے سے بفرض محال روکنے کی کوشش کی جائے۔

ہمیں تم لوگوں سے شکوہ بھی تو یہی ہے کہ تم نے ہمارے موقف کو سمجھا ہی نہیں اور اگر سمجھا ہے تو تم دیدہ دانستہ خلق خدا کو دھوکہ دینے میں مصروف ہو۔ تم نے احمدیت کو ہمیشہ اسلام سے الگ سمجھا لیکن ہم نے احمدیت کو ہمیشہ اسلام ہی کہا تم نے ہمیشہ لوگوں کو بدظن کرنے کے لئے ہمیں اسلام سے بیگانہ سمجھا۔ لیکن حالیہ بیان نے تم لوگوں کو راہ راست پر لانے کے لئے اور تم پر اتمام حجت کرنے کے لئے ایک دفعہ پھر اس حقیقت کو بے نقاب کیا اور ہمارے نزدیک احمدیت صرف اور صرف اسلام ہے۔ اور اگر کوئی شخص اسلام سے الگ ہو کر احمدیت کو پیش کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ غلطی خوردہ ہے۔ کیا تم کوئی احمدی پیش کر سکتے ہو۔ جو احمدیت اور اسلام کو دو الگ چیزیں خیال کرتا ہے۔ احمدیوں کا چھوٹے سے چھوٹا بچہ جو مذاہب میں تفریق کا شعور رکھتا ہو۔ وہ بھی تمہارے استفسار پر تمہیں یہی بتلائیگا۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ اور جماعت احمدیہ سے منسلک ہیں۔ مگر تم وہ ہو۔ جو "احمدیت" کو ہماری طرف ایک نئے مذہب اور نئے دین کی حیثیت سے منسوب کرتے ہو۔ حالانکہ یہ وہ تصور احمدیت کا ہے۔ جو ہم نے کبھی نہیں مانا۔

مدیر آزاد یاد رکھیں۔ کہ ہماری تو گھٹی میں یہ چیز داخل ہوئی ہے۔ اور ہمیں شروع سے آج تک یہی تعلیم دی گئی ہے۔ کہ حقیقی اسلام ہی کا نام احمدیت ہے۔ اور احمدیت کوئی نیا مذہب اور نیا دین نہیں۔ جس کا نیا کلمہ یا نیا قبلہ ہو۔ جس کی کوئی علیحدہ نماز یا علیحدہ کتاب ہو اور جو ایسا خیال کرتا ہے وہ ہم پر ظلم کرتا ہے اور وہ ہماری طرف ایسی بات منسوب کرتا ہے جس پر ہمارا ایمان نہیں۔

احرار کو شاید معلوم نہ ہو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی یہ سینکڑوں ہی دفعہ فرما چکے ہیں کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ یہ اسلام ہی کا دوسرا نام ہے اور جب یہ حقیقت ہے تو حالیہ بیان اس سے مختلف نہیں۔

ہمارا ایمان یہی ہے اور ہر احمدی اس ایمان سے پر ہے۔ اس لئے گھبراہٹ اور اضطراب کا تو کوئی مقام ہی نہیں۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ احمدی لوگ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کے قائل نہیں اور احمدیت ایک نیا مذہب ہے۔ یہ لوگ یا تو بعض دوسرے لوگوں کے بہکانے سے یہ عقیدہ رکھتے ہیں یا اپنے دماغ میں یہ خیال کر کے کہ احمدیت ایک مذہب ہے اور ہر مذہب کے لئے کسی کلمہ کی ضرورت ہے سمجھ لیتے ہیں

کہ احمدیوں کا بھی کوئی نیا کلمہ ہے لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ نہ احمدیت کوئی نیا مذہب ہے۔ اور نہ مذہب کے لئے کسی کلمہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر میں یہ کہتا ہوں۔ کہ کلمہ اسلام کے سوا کسی مذہب کی علامت نہیں"

پھر حضور فرماتے ہیں۔

" احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں۔ احمدیت صرف اسلام کا نام ہے۔ احمدیت اسی کلمہ پر ایمان رکھتی ہے۔ جس کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا، یعنی لا الٰہ الا اللہ (احمدیت کا پیغام مصنفہ حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔

مندرجہ بالا دو اقتباس روزِ روشن کی طرح بیان کر رہے ہیں۔ کہ ہم احمدیت کو اسلام سے کچھ علیحدہ نہیں سمجھتے۔ احمدیت اور اسلام ہمارے لئے ایک ہی چیز ہے۔ احمدی حقیقی مسلمان کا دوسرا نام ہے

تم اس خیال کا اظہار کر رہے ہو کہ یہ جماعت اب خود بخود ختم ہو جائے گی اور احرار رہنماؤں کو اس کے استیصال کی زیادہ ضرورت نہیں پڑے گی۔ وقت خود بتا دے گا یہ جماعت ختم ہوتی ہے یا نہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ خدا تعالےٰ کی قائم کردہ جماعت ہے۔ یہ وہ جماعت ہے جس کے ہاتھ میں اسلام کی فتح کا جھنڈا ہے۔ جس کا عزم راسخ اور جس کے ارادے غیر متزلزل۔ جن کو دنیا والے مٹا نہیں سکتے۔ کیونکہ اس کے ساتھ اس کا ہاتھ ہے جو سب سے بالا ہے

اس جماعت کے مٹنے سے اس کا مقصد فوت ہوتا ہے۔ جس نے اس جماعت کو بنایا۔ اور ہم اس یقین سے بھرے ہوئے ہیں۔ کہ احرار اور ان کے ہمنوا اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ اے وہ لوگو! جو یوں دل کو تسلی دے رہے ہو۔ کہ اب یہ جماعت مٹنے کو ہے۔ اور اس کا استیصال قریب ہے۔ اگر تمہارے کان سننے کے ہوں تو سن لو۔ کہ ہمارے آقا بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے:۔ "میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے (یعنی احرار کے۔ ناقل) ہاتھ سے اکھڑ سکوں دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے۔ اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے؟ بھلا اگر کچھ طاقت ہے۔ تو روکو! وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں۔ وہ سب کرو۔ اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بد دعائیں کرو۔ کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو۔ (اربعین)

یہ ہے وہ پرشوکت کلام جو خدا کے مامور کے منہ سے نکلا۔ جس کے ذرہ ذرہ پر ہر احمدی کا ایمان ہے۔ یقیناً احمدیت بڑھے گی۔ اور پھیلے گی۔ اور پھلے گی اور کوئی نہیں۔ جو اس کی اشاعت روک سکے۔ انشاء اللہ۔

فتاویٰ کفر کی ارزانی

پروفیسر یوسف سلیم صاحب چشتی پرنسپل اشاعت اسلام کالج لاہور کے تاثرات

مولوی صاحب موصوف نے "مسئلہ تکفیر و تفسیق مسلمین اور صحیح طریق کار۔ منصب قضا اور منصب افتا میں بہت فرق ہے" کے عنوان سے ایک مضمون تحریر فرمایا تھا۔ جس میں سے کچھ حصہ درج ذیل ہے:۔

" اگر اس غیر محمود تکفیر کے منطقی نتائج کو مدنظر رکھا جائے۔ تو اسکی بناء پر یہ کہنا داخل مبالغہ نہ ہوگا۔ کہ آج ہندوستان (غیر منقسم۔ ناقل) میں ایک شخص بھی مسلمان نہیں ہے۔ تمام اسلامی فرقوں کے قلوب تکفیر کے بے پناہ تیروں سے چھلنی ہو چکے ہیں۔ ...... آج امت مرحومہ کے سر پر ادبار و افلاس کی گھٹائیں چھا رہی ہیں۔ اور توہم پرستی کا زور ہے۔ طاغوتی طاقتیں مسلمانوں کی ہستی کو فنا کر دینے پر تلی ہوئی ہیں۔ ملی روایات تمدن مغربی کے سیلاب میں خس و خاشاک کی طرح بہی چلی آ رہی ہیں۔ دہریت اور الحاد کے جراثیم مسلمانوں کے دل و دماغ میں سرایت کرتے چلے جا رہے ہیں۔ قوم کے افراد اسلامی عقائد سے روز بروز ناآشنا اور بیگانہ ہوتے جاتے ہیں۔ شعائر دینی اور اصول مذہبی کا استخفاف داخل فیشن ہوتا جاتا ہے۔ تمام مسلمان سیاسی اقتصادی علمی اور ذہنی غلامی میں مبتلا ہیں۔ لیکن ہمارے قلوب پر اس نکبت و ذلت۔ اس تباہی و بربادی کا مطلق اثر نہیں ہوتا۔ ہم بدستور مسلمانوں کو کافر بنانے کے شغل میں منہمک ہیں۔ ...... نتیجہ یہ نکلا۔ کہ وحدت اسلامی پارہ پارہ ہو گئی۔ اسلام کے صدہا ٹکڑے ہو گئے ملت اسلامیہ میں سینکڑوں فرقے بن گئے۔ اور ہر فرقے نے دوسروں کو کافر قرار دیا۔ ...... اس شغل تکفیر کے نتائج ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ کوئی فرقہ ایسا نہیں۔ جو اس کی زد سے محفوظ ہو۔ کوئی عالم دین ایسا نہیں۔ جس پر دوسرے علماء نے کفر کا فتویٰ نہ لگایا ہو۔ ...... امت اسلامیہ میں فتنہ و فساد کا دروازہ اسی وجہ سے کھلا۔ کہ علماء نے اپنے مزعومات کو مدارِ کفر و اسلام قرار دیا۔ اور جس شخص نے ان کے خیالات سے اختلاف کیا۔ اسے کافر قرار دے دیا گیا۔ یہ خطرناک حربہ ساری جماعتوں اور سارے فرقوں نے پے در پے استعمال کیا۔ جس کا نتیجہ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ یہ نکلا کہ:۔

سارے مسلمان کافر بن گئے۔ حنابلہ کے نزدیک شوافع کافر
دونوں کے نزدیک معتزلہ کافر۔ معتزلہ کے نزدیک محدثین کافر
محدثین کے نزدیک صوفیاء کافر۔ دونوں کے نزدیک حکماء کافر
حکماء کے نزدیک مقلدین کافر۔ مقلدین کے نزدیک غیر مقلدین کافر
غیر مقلدین کے نزدیک فلسفی کافر فلسفی کے نزدیک سب کافر

بلکہ اب تو افراد کے متعلق عقیدہ کو مدارِ کفر و ایمان بنا دیا گیا ہے۔ مثلاً جو شخص مولانا اسمٰعیل شہید رحمہ اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کو مسلمان سمجھے۔ وہ کافر ہے۔ اور جو انہیں کافر سمجھے وہ مسلمان ہے۔" (از اخبار "انقلاب" لاہور ۲۷؍ جون ۱۹۳۶ء صفحہ ۳)

کیا ہم یہ توقع رکھیں۔ کہ جس طرح جماعت احمدیہ کو کافر اور اقلیت قرار دینے کے لئے حکومت پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ اسی طرح مذکورہ بالا تمام اسلام کے فرقوں کو بھی کافر اور اقلیت قرار دئیے جانے کا پر زور مطالبہ کیا جائے گا؟ اور کیا اس ملاؤں کے طریق سے کوئی گورنر اور وزیر پاکستان وغیرہ بھی کفر کی مشین سے باہر رہ سکتا ہے؟ جو پاکستان کا مسلم وفادار شہری سمجھا جا سکے؟ (خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مبلغ جماعت احمدیہ سندھ)

سالانہ اجتماع ۱۹۵۲ء — شوریٰ

مجالس ٹھوس اور مفید تجاویز ۱۰؍ ستمبر تک مرکز میں بھجوا دیں

شوریٰ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجالس کی طرف سے آمدہ ایسی تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔ جو مجلس کی ترقی اس کی تنظیم اور اس کے پروگرام کے لئے مفید ہوں اس سال بھی انشاء اللہ تعالےٰ شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوگا۔ اس سلسلہ میں مجالس اگر کوئی تجویز پیش کرنا چاہتی ہوں۔ تو وہ اپنی مقامی مجلس میں پیش کر کے مقامی خدام الاحمدیہ کے مشورہ کے مطابق معین الفاظ میں ۱۰؍ ستمبر ۱۹۵۲ء تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ مقررہ تاریخ کے بعد آنے والی تجاویز پر صرف اس صورت میں غور ہو سکے گا۔ جبکہ مجلس عاملہ مرکزیہ دیر کی وجہ کو قبول کر کے اجازت دیدے۔ گذشتہ سال جو تجاویز شوریٰ میں پیش نہ ہو سکی تھیں۔ وہ بھی اس سال ایجنڈا میں شامل ہوں گی۔ مرکز کی کوشش یہی ہے کہ مجالس کو اجتماع سے کم از کم ایک ماہ قبل ایجنڈا تیار کر کے بھجوا دیا جائے۔ مگر یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ خود مجالس اپنی تجاویز وقت مقررہ کے اندر اندر بھجوا دیں۔ شوریٰ کی تجاویز ۱۰؍ ستمبر تک مرکز میں بھجوا دیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

مسمات بیگم بی صاحبہ اہلیہ چودھری دیوان علی صاحب امیر جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر ضلع گجرات مورخہ ۲۷/۷/۵۲ بروز اتوار رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ نماز جنازہ مکرمی جناب مولوی عبد المغنی صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم نے پڑھائی۔ جہلم کی جماعت کے کافی دوستوں نے شرکت فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائی جائے۔ میر عبد اللہ خاں زعیم جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر ضلع گجرات۔

ولادت:۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم سے مجھے چھوٹا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام اعجاز احمد رکھا گیا ہے احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان بچوں کو نیک اور خادم دین بنائے۔ مرزا الرشید بیگ حال بہاولپور بگھی خانہ مکان ۲/۲۷ ڈاکخانہ بغداد الجدید بہاولپور

آزاد کی غلط بیانی

آزاد اپنی اشاعت ۳؍ اگست پر لکھتا ہے:۔ "مرزائی مبلغ ابو البشارت مسٹر عبد الغفور کی تقریر آج جمعۃ المبارک کے موقعہ پر مسجد نور واقع دہلی دروازہ میں ابو البشارت مسٹر عبد الغفور نے اپنی تقریر میں رد کر کہا۔ آج بہت سے احمدی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو چھوڑ کر دھڑا دھڑ مسلمان ہو رہے ہیں۔"

تعجب ہے۔ کہ جمعہ کو نہ میں نے خطبہ دیا۔ نہ کوئی تقریر کی۔ پھر دفتر میں بیٹھے بیٹھے کس طرح میرے نام پر ایک تقریر بنا کر شائع کر دی۔ اور نہ سمجھا۔ کہ ہزارہا جمعہ میں آنے والے احباب اس جھوٹی اطلاع کو پڑھ کر اس کے متعلق کیا خیال کریں گے۔ (ابو البشارت عبد الغفور مبلغ سلسلہ)

ہم ہرگز احمدیت سے تائب نہیں ہوئے

ہمارے متعلق غریب اخبار لائل پور مورخہ ۸/۵۲ میں شائع ہوا ہے۔ کہ احمدیت سے تائب ہو گئے ہیں۔ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدیت پر قائم ہیں۔ اور ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مرتے دم تک احمدیت پر قائم رکھے۔ کیونکہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ شیر محمد ولد عیدا قوم راجپوت چک ۵۳ ھ لہ اکال والا۔ غلام محمد ولد عیدا قوم راجپوت چک ۵۳ ھ لہ اکال والا۔ فتح محمد ولد عیدا قوم راجپوت چک ۵۳ ھ لہ اکال والا۔ شاہ محمد ولد عیدا قوم راجپوت چک ۵۳ ھ لہ اکال والا۔ ہم چاروں حقیقی بھائی ہیں۔ ڈاکخانہ ۵۲ ھ لہ تحصیل سمندری ضلع لائل پور

مراسلہ:-

دیہات میں احراریوں کی طرف سے پُرامن احمدیوں کو تشدد آمیز دھمکیاں

روزنامہ "زمیندار" کی نت نئی افتراپردازیوں کا ردِ عمل

از مکرم جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی مریدکے (ضلع شیخوپورہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم والمسیح الموعود

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب الفضل لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ: سامید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ وھو المراد

گذشتہ چند ماہ سے احراریوں نے جو مذہبی منافرت اور فرقہ وارانہ اشتعال انگیزی کر کے احمدی مسلمانوں کو ہدف ملامت کر کے تکالیف اور مصائب دینی شروع کیں۔ تو وہ نہایت صبر اور سکون سے برداشت کی جاتی رہیں۔ چنانچہ ہمارے بچوں کو سکول میں مارا جاتا۔ راہ پر زمین پر گرا کر احمدیت سے توبہ کرنے کو کہا جاتا۔ ہمیں عام گزرگاہوں پر خود اور بچوں سے گندی گالیاں دلائی جاتیں۔ از حد ذلت اور ہتک آمیز آوازے کسے جاتے۔ اور نعرے لگائے جاتے۔ ہمارا بائیکاٹ کر کے نقد قیمت ادا کرنے کے باوجود سودا دینے سے انکار کر دیا جاتا ہے۔ ہمارے روپے ادا کرنے سے انکار کر دیا جاتا ہے۔

الغرض اسی طرح بے شمار مشکلات و مصائب میں ہمیں گرفتار کیا گیا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے

گالیاں سن کر دعا دو پاکے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

کے مطابق یہ سب کچھ نہایت صبر اور سکون سے برداشت کیا گیا۔ اور کر رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ نہایت استقلال سے صبر کریں گے۔

لیکن اب حیران کن اور قابلِ ذکر امر جو ہے وہ یہ ہے کہ میاں اختر علی خان جب سے کراچی سے واپس آئے ہیں اور انہوں نے نہایت تکبر اور اشتعال انگیزی سے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ میں الحاج خواجہ ناظم الدین صاحب وزیراعظم حکومت پاکستان کو ملا تھا۔ اور میں نے احمدیوں کو اقلیت قرار دینے اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو وزارت خارجہ سے الگ کرنے کا مطالبہ کیا۔ تو انہوں نے ۱۴ اگست کو ان کے متعلق فیصلہ کرنے کا وعدہ کیا۔" اور اپنی طرف سے لکھا کہ میں عوام مسلمانوں کو یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ ان کا مطالبہ مان لیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد احراریوں کی طرف سے خصوصاً اور ان کے [illegible] نے پر دیگر لوگوں کی طرف سے عموماً ہمیں بازاروں میں اور گھروں میں پیغام بھیجکر دھمکی اور چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ ۱۴ اگست سنہ ۵۲ء کو حکومت پاکستان نے احمدیوں کی قسمت کا فیصلہ کر دینا ہے۔ لہٰذا مرزائیو! تم بھی اس تاریخ کو مرنے کے لئے تیار رہو۔" اگرچہ ہمارا ایمان ہے کہ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے۔ اور ایک دو یا دس بیس احمدی اگر شہید بھی کر دیئے جائیں۔ تو احمدیت مٹ نہ جائے گی۔ تاہم قابلِ غور امر یہ ہے کہ کجا احراریوں کا امن پسند رہنے کا وعدہ! اور ان کے وعدہ سے متاثر ہو کر آنریبل میاں ممتاز محمد خان دولتانہ وزیراعظم پنجاب کا یقین کر کے بیان دینا کہ احرار لیڈر پُرامن رہیں گے۔ اور کجا ہم ایسے قلیل تعداد شریف احمدیوں کو سربازار ۱۴ اگست کو قتل کی دھمکیاں دینا۔ ممکن ہے کہ لیڈران احرار نے سادہ دل نوجوان وزیراعظم پنجاب کو وقتی طور پر یقین دلایا ہو۔ لیکن ۲۷ جولائی سنہ ۵۲ء کی شب کو جو ہنگامہ ہوا۔ کیا وہ احراری یقین دہانی کی دھجیاں فضائے آسمانی میں نہیں بکھیر چکا

چند یوم ہوئے کہ اختر علی خانصاحب نے زمیندار میں پریس کی حفاظت میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کے وارد و لاہور پر اعتراض کیا اور لکھا کہ آپ کو پولیس کی حفاظت میں لاہور آنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہم مسلمان ہیں اور اخلاقِ محمدی کی وجہ سے کسی نے آپ کو نقصان نہیں پہنچانا تھا۔" جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اختر علی خاں نے یہ سب کچھ تجاہلِ عارفانہ کو کام لاتے ہوئے رقم کیا ہے۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ منٹگمری اور اوکاڑہ اور راولپنڈی میں بالکل نہتے بے گناہ اور معصوم شریف احمدی شہریوں کو آپکے ساتھیوں نے ہی اخلاقِ محمدی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بلاوجہ شہید کر دیا تھا۔ اور میرا خیال ہی نہیں بلکہ یقینِ کامل ہے کہ اندرونی طور پر ۱۴ اگست سنہ ۵۲ء چونکہ انہوں نے نہایت منظم طریقہ سے لاقانونیت کا مظاہرہ کرنا ہے۔ اسلئے احمدیوں کو مگرمچھ کے آنسوؤں کے ساتھ دھوکا دیکر حفاظت خوداختیاری سے غافل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ہاں تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں جہاں بھی قلیل تعداد میں احمدی ہیں۔ وہاں یقیناً احراریوں کے ارادے ایسے ہی ہوں گے۔ جیسا کہ ہمیں سربازار قتل کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ آپ کوشش کریں۔ اور اخبار الفضل کے ذریعہ عزت مآب گورنر صاحب پنجاب، جناب انسپکٹر جنرل صاحب پولیس لاہور کو [illegible]ری توجہ دلائیں کہ وہ جلد از جلد خاص اعلان کے ذریعہ ایسے لاقانونی اشخاص کو نہ صرف تنبیہہ کریں۔ بلکہ ہر ایک جگہ عدل و انصاف اور امن و حفاظت کی خاطر احمدی مسلمانوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی مناسب حفاظت کا بندوبست کریں۔

ویسے اللہ تعالیٰ ہی بہتر محافظ ہے اور الٰہی جماعتوں کی وہی حفاظت کرتا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے آمین ثم آمین

(شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی ضلع شیخوپورہ)

کیا پاکستان صرف ایک ہی فرقہ کی ملکیت ہے؟

مکرم محترم ایڈیٹر صاحب الفضل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

گذشتہ دنوں ہنگامہ کراچی کے متعلق ملک کے مختلف اخبارات میں جو تبصرے شائع ہوئے ان میں سے آفاق لاہور میں ایک مضمون جلال حیدر صاحب علوی، بی۔ ایس۔ سی کا بھی تھا۔ اس کی اشاعت پر آفاق میں خطوط کے کالم میں علی الترتیب ۸ رجون اور ۱۲ رجون کی اشاعت میں دو مضامین شائع ہوئے۔ جس پر بندہ نے ایڈیٹر صاحب آفاق کو حسب ذیل مضمون ارسال کیا اور اب تک انتظار رہا کہ اسے آفاق میں شائع کر دیا جائیگا۔ مگر نامعلوم مصلحت کی بنا پر آج تک انہوں نے شائع کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ اب ایک عرصہ کے انتظار کے بعد آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ امید ہے الفضل میں اسے شائع کرا دینگے تا ایسے لوگوں کے لئے ہدایت کا باعث ہو سکے جو لاعلمی میں ایسے سوالات کرتے ہیں۔

مکرمی — ۸ رجون کے آفاق میں ایک خط "جلال حیدر علوی سے دو سوال" کے زیرِ عنوان چھپا ہے۔ کہ خلافت صدیق اکبرؓ میں مرزا صاحب نبوت کا دعویٰ کرتے۔ تو آپ (یعنی صدیق اکبرؓ) کیا کرتے؟

جواب:۔ میں آپ کو ایک مزید سوال سے علوی صاحب کے مضمون کا لب لباب سمجھا دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ خلافت صدیق اکبرؓ کو برحق نہ سمجھنے والوں اور آپ کو غاصب کہنے والوں سے آپ کیا کرتے؟ دراصل یہ ساری غلطی آپ کو اسلئے لگ رہی ہے کہ آپ اپنے زعم میں یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ پاکستان صرف ایک فرقہ کی ملکیت ہے۔ جب آپ یہ سمجھ جائیں گے کہ یہ سب مسلمان کہلانے والوں کی جدوجہد کا مرہون ہے۔ اور اسمیں سب حصہ دار ہیں۔ اسدن آپ کا سوچنے کا طریق اور ہو گا۔

(۲) دوسرا سوال یہ کیا گیا ہے کہ جو وہ مسلمان جو دھوکہ دیکر اپنے بھائیوں کو غلط راستے پر لے جا رہے ہوں۔ ان کے ساتھ اسلامی سلطنت میں کیا سلوک ہو گا؟ اس کا جواب ایک حد تک اوپر آ جاتا ہے۔ مزید یہ کہ کیا مسلمانوں کا ہر فرقہ دوسرے کو غلط راستہ پر نہیں سمجھتا۔ آپ آپ سے مختلف عقیدہ والا آپ کے نزدیک دھوکہ دے کر غلط راستہ پر لے جانے والا ہی ہو گا۔ گویا آپ کے سوا کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنے راستہ کو صحیح کہہ سکے۔

(۳) ۱۲ رجون کے آفاق میں "احمدیت کی بحث" کے تحت پھر ایک خط چھپا ہے۔ نامہ نگار لکھتے ہیں "بقول استاد ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ تمام مسائل میں سب فرقے متحد نہیں ہو سکتے لیکن جن مسائل پر سب علماء متفق ہوں۔ اسے ہم کیوں اہمیت نہ دیں"۔ ان صاحب سے میری گذارش ہے کہ اگر اس اصول کو تسلیم کر لیا جائے کہ ایک فرقہ کے سوا سب علماء جس امر پر متفق ہوں اس کو اس قدر اہمیت دینا اشد ضروری ہوتا ہے کہ اس کے خلاف جہاد تک کرنا ضروری ہو۔ پھر تو بے شمار ایسے مسائل ہیں۔ جن میں ایک کے سوا باقی سب فرقے متفق ہیں۔ مثال کے طور کیا شیعوں کے سوا باقی سب فرقے حضرت صدیق اکبرؓ کو خلیفہ برحق نہیں سمجھتے؟ اگر اکثریت پر اہمیت کا دارومدار ہونے لگا۔ تو بہت سی الجھنیں پڑ جائیں گی۔ فرقہ تو بنتا ہی اس طرح ہے کہ اس کے بعض مسائل دوسروں سے مختلف ہوں

(عبد اللطیف از ملتان)

درخواست ہائے دعا

میرا خالہ زاد بھائی عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (منیرہ ملک بنت منظور احمد لاہور)

۲۔ میرا لڑکا عزیزہ لطف المنان خان بعمر ۸ سال بعارضہ ٹائیفائڈ ۸ روز سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عبد الرحمٰن خان کمیل پور شہر

سالانہ اجتماع ۱۹۵۲ء میں تقریری و تحریری مقابلے

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ قریب تر آ رہا ہے۔ حسب سابق امسال بھی علمی مقابلے ہوں گے۔ جس کا ایک بڑا حصہ تقریری اور تحریری مقابلے ہیں۔ اس خیال سے کہ خدام ان مقابلوں کے لئے قبل از وقت تیار ہو سکیں۔ بعض ضروری امور و ہدایات درج ذیل کی جاتی ہیں۔ امید ہے کہ تمام خدام ان کو مدنظر رکھ کر علمی مقابلوں کو زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں گے۔ خاکسار قائم مقام مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے گذشتہ سالانہ اجتماع ۵۱ء پر تقریری اور تحریری مقابلوں کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات فرمائی تھیں:۔

(الف) تقریر کرتے وقت جلدی جلدی اور زور زور سے بولنے کی کوشش نہ کی جائے۔ (۲) مضمون اس طرح پر بیان کیا جائے۔ کہ اس کے سارے پہلو مدنظر ہوں۔ (۳) تقریر کے لئے وقتی طور پر نام لکھوانا غلط ہے۔ کچھ مضامین پہلے چن لینے چاہئیں۔ اور انہیں باہر بھجوا دینا چاہیئے۔ بعض ایسے سرکل بنانے چاہئیں۔ جن سے ایک ایک نمائندہ لیا جائے۔ پھر انہیں اختیار دیا جائے۔ کہ وہ اپنی میٹنگ کریں۔ اور اس موضوع پر جس پر ان کے نمائندے نے اجتماع میں تقریر کرنی ہے۔ خوب بحث کریں۔ پھر جو نمائندہ منتخب ہو۔ وہ ان دلائل میں سے کچھ چن لے۔ اور نوٹ لکھ لے۔ یہاں تقریر زبانی ہو۔ لیکن تقریر کرنے والے کو یہ اختیار دینا چاہیئے۔ کہ وہ اس کے لئے بعض نوٹ لکھ لے۔

(ب) **تحریری مقابلے**:۔ پرچے بنا کر باہر بھجوا دینے چاہئیں۔ خدام ان پرچوں کی تیاری کریں۔ اور جب یہاں آئیں۔ تو امتحان کے لئے اپنے نام لکھوا دیں۔ یہاں سپروائزروں کے سامنے بیٹھ کر وہ مضامین لکھیں اور ہر سال ایسا کریں۔ جو گروپ قابل ہو جائیں۔ ان کی جگہ دوسرے گروپ لے جائیں۔ اس طرح قدم بقدم تمام جماعتوں کے سرکل مقرر کر کے مضامین لکھوائیں۔ اگر آپ لوگوں نے مضامین نویسی کی مشق کرانی ہے۔ تو بے شک امتحان میں شامل ہونے والے کتابیں ساتھ لے آئیں۔ انہیں یہ اختیار دیا جائے۔ کہ وہ ضروری کتابیں دیکھ سکیں۔ لیکن کسی سے مشورہ نہ لیں۔ بہرحال انہیں یہ موقع دینا چاہیئے۔ کہ مختلف کتابوں سے استنباط کر کے مضامین لکھیں۔ صرف شرط یہ ہوگی۔ کہ مضمون اسی جگہ لکھنا ہوگا۔

حضور کی مندرجہ بالا ہدایات کی تعمیل میں تقریری اور تحریری مقابلوں کے لئے مرکز کی طرف سے مندرجہ ذیل مضامین مقرر کئے جاتے ہیں۔ ہر مجلس اپنے اپنے طور پر مقامی خدام کو مضامین کی تیاری کرائے۔ اور پھر ان کا مقابلہ کرائیں۔ اس طرح مجلس میں اول اور دوم آنے والے خدام اپنے اپنے ضلع کی مجلس میں حصہ لیں گے اور اضلاع میں جو اول و دوم آئیں۔ ان کے ناموں کی اطلاع یکم ستمبر ۵۲ء تک مرکز میں بھجوائیں۔ مرکز ان اضلاع کے اول اور دوم نمائندوں کے مقابلہ کے لئے سرکل مقرر کرے گا۔ اور ان سرکلوں میں اول اور دوم آنے والے خدام سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مقابلوں میں شامل ہوں گے۔

نوٹ:۔ (۱) ہر تقریر پندرہ پندرہ منٹ کی ہوگی۔ (۲) مضمون کا حجم پندرہ صفحے ہوگا۔ (۳) مضمون کا وقت دو گھنٹے ہوگا۔

عنوانات برائے تقریری مقابلے

(۱) کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
(۲) آیت خاتم النبیین کا صحیح مفہوم
(۳) ضرورت نبوت۔
(۴) بین الاقوامی مسائل اور مسلمان حکومتیں۔
(۵) اسلام کا اقتصادی نظام
(۶) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مصلحین عالم میں کیوں ممتاز ہیں۔
(۷) جہاد اور اس کا صحیح مفہوم۔
(۸) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام اور اسکی خصوصیات۔
(۹) دوستوں کی مجلس کا اثر انسان پر۔
(۱۰) اسلام میں عورت کا مقام۔

عنوانات برائے تحریری مقابلے

(۱) ہستی باری تعالےٰ
(۲) نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا۔
(۳) المصلح موعود۔
(۴) اسلام اور اشتراکیت۔
(۵) نظامِ خلافت
(۶) مجلس خدام الاحمدیہ (ضرورت۔ مقاصد۔ لائحہ عمل۔ نظام)
(۷) ہجرت اور ہماری ذمہ داریاں۔
(۸) مسئلہ وفات مسیح کی اہمیت (حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے اور بعد)
(۹) دعا اور اس کی برکات۔
(۱۰) سلطان القلم۔

زکوٰۃ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

۱۔ بعض لوگ زکوٰۃ دیتے ہیں مگر اسباب کا خیال نہیں رکھتے کہ یہ روپیہ حلال کی کمائی سے ہے یا حرام کی کمائی سے ہے۔ دیکھو! اگر ایک کتا ذبح کیا جائے اور اسکے ذبح کرنے کے وقت اللہ اکبر بھی کہا جائے۔ ایسا ہی ایک سؤر لوازمات ذبح کے ساتھ مارا جائے تو وہ کتا یا سؤر کیا حلال ہو جائے گا۔ وہ تو بہرحال حرام ہی ہے۔ زکوٰۃ تو تزکیہ سے نکلی ہے۔ اس کے ذریعہ سے مال پاک ہو جاتا ہے کہ انسان حلال کی روزی حاصل کرتا ہے۔ اور پھر اسکو دین کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ انسانوں میں اس قسم کی غلطیاں ہیں کہ اصل حقیقت کو نہیں پہچانتے۔ ایسی باتوں سے دست بردار ہونا چاہیئے۔ ارکان اسلام نجات دینے کے واسطے ہیں۔ مگر ان غلطیوں سے لوگ کہیں کے کہیں چلے جاتے ہیں۔

(۲) یہ بھی واضح رہے کہ صدقات اور زکوٰۃ اور اسی طرح کے ہر ماہ کا روپیہ بھی یہاں (مرکز میں) آنا چاہیئے

۳۔ زکوٰۃ کیا ہے؟ یوخذ من الامرآء ویردّ الی الفقراء ۵ امراء سے لے کر فقراء کو دی جاتی ہے۔ اس میں اعلےٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی تھی۔ اس طرح باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں۔ امراء پر فرض ہے کہ وہ ادا کریں۔ اگر نہ بھی فرض ہوتی تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا کہ غرباء کی امداد کی جائے۔ (براہین احمدیہ)

۴۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ (مرکز میں) اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے (کشتی نوح)

اعلان دار القضاء

اخوند محمد اکبر خانصاحب مرحوم کی بیوہ اقبال بیگم صاحبہ اور پسر اخوند فیاض احمد صاحب نے درخواست دی ہے۔ کہ مرحوم کے نام الاٹ شدہ قطعہ زمین ۱۶/۱ بلاک ۱ واقع محلہ باب الابواب ربوہ ان کے نام منتقل کی جائے لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ اخوند صاحب مرحوم کے ورثاء کے نام اس زمین کے انتقال کئے جانے پر کسی کو اعتراض ہو۔ تو دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں۔ اس کے بعد فیصلہ کر دیا کر دیا جائے گا۔ (ناظم دار القضاء)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے"

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں۔ ان کے پتہ روانہ فرمائیے (پتہ خوشخط ہو) ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

مسلم ممالک کے وزرائے اعظم کی کانفرنس ستمبر میں ترکی میں منعقد ہوگی؟

کراچی ۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم ممالک کے وزرائے اعظم کی مجوزہ کانفرنس غالباً وسط ستمبر میں ترکی میں ہوگی۔ اس کا انکشاف نیویارک ٹائمز اور ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار متعینہ کراچی مسٹر مائیکل جیمز نے کیا ہے۔ نامہ نگار نے مزید لکھا ہے کہ مغربی ممالک کو توقع ہے کہ پاکستان اور ترکی جو کہ تمام مسلم ممالک میں سب سے زیادہ سمجھدار۔ متوازن اور مضبوط ہیں اسلام کے متلون المزاج عناصر کو متوازن بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

مغرب کو یہ بھی امید ہے کہ مسلم ممالک کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شاید اسرائیلی تنازعہ کے سلجھانے کا بھی کوئی راستہ مل جائے گا اور مشرق قریب کے مسلم ممالک کو مشرق وسطیٰ کے دفاعی معاہدے میں شامل کرنے کا کوئی ذریعہ نکل آئے گا۔

غیر ملکی اخبارات کی خبر کی تردید

کراچی ۹ اگست۔ پاکستانی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ اسلامی ممالک کے وزرائے اعظم کی مجوزہ کانفرنس ترکی میں منعقد ہوگی۔ ترجمان اس بارے میں غیر ملکی اخبارات کی ایک خبر پر تبصرہ کر رہے تھے۔ دریں اثنا معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک اس کانفرنس کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے۔

برطانوی فوج کا انخلا اور وادی نیل کا اتحاد

وفد پارٹی کا مقصد ہے

قاہرہ ۹ اگست۔ وفد پارٹی کے لیڈر مسٹر نحاس نے اعلان کیا ہے کہ برطانوی فوجوں سے نجات حاصل کرنا اور مصر اور سوڈان کو متحد کرنا وفد پارٹی کا مقصد اولین رہے گا۔ وفد پارٹی کے خیالات ایک یادداشت کی صورت میں کل رات وزیر اعظم علی ماہر کو پیش کر دیئے گئے ہیں۔ علی ماہر نے مصر کی تمام پارٹیوں پر زور دیا ہے کہ وہ ایک صحت مند پارلیمانی زندگی کی خاطر معقول اور مفید پروگرام تیار کریں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت آئین میں ترمیم کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ لیکن اگر قوم کے مفاد اور فلاح و بہبود کی خاطر آئندہ کسی وقت ضرورت محسوس ہوئی تو ترمیمیں پیش کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔

امریکی طلباء کی جماعت کراچی میں

کراچی ۹ اگست۔ امریکی طلباء اور پروفیسروں کی ایک جماعت نے آج پاکستان کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خاں سے ملاقات کی۔ چوہدری ظفر اللہ خاں نے طلباء کی جماعت کو کشمیر پر بھارتی فوجوں کے ناجائز قبضہ اور بھارت کے جارحانہ عزائم کی حقیقت سے آگاہ کیا۔ امریکی طلباء کی جماعت آج نئی دہلی سے کراچی پہنچی ہے۔

والئے تونس نے فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل کے ساتھ کام کرنے سے انکار کر دیا

تونس ۹ اگست۔ تونس بے سے قریبی تعلق رکھنے والے حلقوں نے کہا ہے کہ بے نے شکایت کی ہے کہ میں فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل موسیٹ کلوک کے ساتھ کام نہیں کر سکتا۔ معلوم ہوا ہے کہ بے نے یہ الفاظ فرانس کے دفتر خارجہ کے ایک افسر موسیو ژاں بھی نوش سے کہے تھے۔

موسیو بی نوش پیرس سے بے کے لئے فرانس کے صدر ونساں اوریل کا ذاتی پیغام لائے تھے۔ اس پیغام کو وصول کرنے کے بعد بے نے ان سے ملاقات کی تھی معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی صدر نے اپنے پیغام میں بے پر زور دیا ہے کہ فرانس نے تونس کے لئے جو اصلاحات پیش کی ہیں وہ ان کے متعلق اپنا فیصلہ کرنے میں ذرا جلدی کریں۔

لیکن بے نے زیادہ تر وقت ریذیڈنٹ جنرل کے خلاف ناراضگی کا اظہار کرنے پر صرف کیا۔ موسیو ہوت کلوک نے ۱۳ جنوری کو اپنا عہدہ سنبھالا تھا۔ اس وقت سے ان کے اقدامات کے خلاف شکایتوں کا طومار بڑھ گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ جب موسیو بی نوش نے کہا کہ فرانسیسی حکومت چاہتی ہے کہ آپ تونس کے لئے مجوزہ اصلاحات کے متعلق جلد از جلد فیصلہ صادر کریں تو بے نے کہا کہ میں نے جن چالیس اشخاص سے مشورہ طلب کیا ہے جب وہ اپنے نظریات و آراء کا اظہار نہیں کرتے میں کوئی جواب نہیں دے سکتا۔

چوہدری صلاح الدین صاحب کی مراجعت

لاہور ۹ اگست۔ چوہدری صلاح الدین صاحب ایم۔ ایل۔ اے یونیسکو کے سیشن میں شرکت کرنے کے بعد کل شام نیویارک سے لاہور واپس تشریف لے آئے۔ ریلوے سٹیشن پر چوہدری محمد حسین صاحب چٹھہ وزیر مال چوہدری عبد الکریم صاحب بیرسٹر لاہور اور بعض دیگر حضرات نے آپ کا استقبال کیا۔

منٹگمری میں تپ دق کا ہسپتال

لاہور ۹ اگست۔ پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کی پنجاب برانچ نے منٹگمری کے مجوزہ تپ دق کلینک کیلئے ۲۵ ہزار روپیہ چندہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

احمدیت کو آڑ بنا کر پاکستان کی سالمیت کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے

اخبار بے باک سرگودھا کا اداریہ!

احراری مفسدین کی پاکستان دشمنی کو ہم عرصہ سے "بے باک" کے کالموں میں بے نقاب کر رہے ہیں۔ ہم ان لوگوں کی ذہنیت پر تعجب کرتے ہیں۔ جو ان ملکی غداروں اور غنڈوں کو پاکستان کا ہمدرد سمجھتے ہیں پچھلے دنوں انہوں نے "تحفظ ختم نبوت" کی آڑ میں پاکستان کے خلاف دلوں میں چھپی ہوئی دیرینہ دشمنی اور بغض کا جو مظاہرہ کیا ہے۔ پاکستان کا کوئی بھی سچا ہمدرد اس کی تائید نہیں کر سکتا۔ ہم نے یہی بات گذشتہ اشاعتوں میں بار بار عرض کی مگر ہمارے خلاف مقامی "مقدس ملاؤں" نے فتوے بازیوں سے صداقت کی آواز کو دبانے کی کوششیں کیں۔ ہمیں مرزائی تک کہا گیا۔ ہمارے خلاف نفرت کے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

ہمارا اصرار رہا کہ احمدیت یا مرزائیت کو آڑ بنا کر پاکستان کی سالمیت کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے "خوفناک سازش" کے زیر عنوان گذشتہ اشاعت ہم ان غنڈوں کے عزائم پر مفصل روشنی ڈال چکے ہیں اب الفاظ کے ردو بدل کے ساتھ یہی چیز ہمارے وزیر اعلیٰ میاں محمد ممتاز دولتانہ نے کہی ہے۔ انہوں نے مفسدین کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ حکومت قانون شکنی کرنے والوں۔ بد امنی پھیلانے والوں۔ اور ان کے حامیوں کے ساتھ بڑی سختی سے پیش آئے گی لیکن اس غنڈہ گردی کے خلاف انتہائی کوشش کی ضرورت ہے ..... پاکستان کو بہت سے دشمنوں کا سامنا ہے۔ جن کا کامیاب مقابلہ اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے کہ پاکستان کے تمام لوگ متحد ہوں لیکن ہمارے بدخواہ ہماری جمعیت اور اتحاد کے شیرازہ کو بکھیرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ اس سے بڑھ کر پاکستان کے لئے کوئی بڑا خطرہ نہیں ہے۔ کہ باہمی عداوت اور جماعتی تعصب ہمارے عوام کے شہری تعلقات بگاڑنے لگے۔"

حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کمبخت ملاؤں کو بڑی مدت کے بعد پاکستان کے خلاف زہر اگلنے کا موقع ملا تھا۔ انہوں نے مذہبی آڑ لیکر پاکستان کے خلاف اپنے دل کی بھڑاس نکال کر اپنے ہندوستانی آقاؤں کے نمک کا حق ادا کر دیا ہے حاشا وکلا۔ نہیں پاکستان کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہمارے یہ بدبخت ملا ہرگز مرزائیت کو ختم کرنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ انہیں اچھی طرح سے علم ہے کہ اگر مرزائیت ختم کر دی گئی۔ تو ان کی روٹیاں کہاں سے آئیں گی۔ ان کی توندوں کے لئے ملبہ کہاں سے ملیگا۔ خدا کی قسم یہ بھوکوں مر جائیں گے۔ یہ تو مرزائیت کو دعا دیں۔ جس کے سہارے ان کی روٹیوں کا بندوبست ہوتا ہے۔

انہیں مذہب یا پاکستان سے کیا سروکار؟ ہم دیکھتے ہیں کہ بقول وزیر اعلیٰ پاکستان کے یہ بدخواہ کیسی زہر آلودہ تقریریں کرتے ہیں۔ اور ان کے ایمان کا پیمانہ کیا ہے؟ یاد رکھیے ان کے ایمان کا پیمانہ صرف "روٹیاں" ہیں پھر اسی انداز سے اور اسی نقطہ نگاہ سے سوچتے ہیں۔ ہمارے شہر کے بڑے ملا قریشی سعید صاحب کی صرف ایک دھمکی ہی پر لکھ کر دے آئے کہ میں احراری نہیں ہوں صرف روٹیوں کی خاطر اپنے اصول سے منحرف ہو گئے ایسے ہی لوگوں کے لئے کہا گیا ہے ؎

قومے فروختند وچہ ارزاں فروختند

کاش ہمارے یہ قوم فروش اور شکم پرور ملا اب بھی سوچیں۔ اور پاکستان دشمنی سے باز آجائیں۔

(بے باک سرگودھا یکم اگست ۵۲ء)